خواتین کے لئے درس قرآن ڈاٹ کام کا آن لائن میگزین

ای میگزین

پیامِ حیاء

شمارہ نمبر 35

JANUARY 2024 شعبان المعظم 1445ھ

PAYAM-E-HAYA

لوڈنگ ....

مضامین	صفحہ نمبر
قرآن وحدیث	4
نعت (ساجدہ بتول)	5
مسجد اقصیٰ اور بیت المقدس..... تاریخ، فضائل اور اہمیت (حضرت مولانا محمد اسماعیل ریحان صاحب)	6
شب برات کی بدعات (فاطمہ سعید الرحمن)	8
شعبان المعظم کا تقاضا (ابو محمد)	10
شعبان المعظم کی فضیلت واہمیت (عذرا خالد)	12
میں فلسطین ہوں نظم (سین انجم)	14
بیوٹی ٹپس (ام حسن)	15
صدقہ وخیرات (عظمیٰ ظفر)	16

مضامین	صفحہ نمبر
مری ذات ذرہ بے نشان (ساجدہ بتول)	18
خواتین کے مسائل (مفتی عقیل منیر صاحب)	19
مقربین (میمونہ عظیم)	20
نظم (شاکر فاروقی)	21
دم غافل (مہوش کرن)	22
استقبال رمضان (فرزانہ خورشید)	24
مالٹے کے چھلکوں سے فیس واش بنانے کا طریقہ (در نجف)	26
بائیکاٹ (عمارہ)	27
رمضان کی تیاری (بنت معراج)	29
تبصرہ (عائشہ فیض)	30

پیام حیاء ٹیم

مدیر اعلی: مولانا محمد اسماعیل ریحان صاحب

ایڈمن وایڈیٹر: فاطمہ سعید الرحمن

معاونات: سیما رضوان۔ عمارہ فہیم

ناجیہ شعیب احمد۔ عذرا خالد

Published at

www.Darsequran.com

Editorial Address:

payamehaya@darsequran.com

پیام حیا میگزین کے لیے تحریر کیسے بھیجیں؟

ان پیج فائل / ورڈ فائل بھیجیں۔

پی ڈی ایف بھیجیں۔

وٹس ایپ پر بھیجیں

پیامِ حیاء کے لیے تحریر کہاں بھیجیں؟

ای میل ایڈریس پر بھیجیں۔ payamehaya@darsequran.com

واٹس ایپ نمبر پر میسج کریں۔ +92 313 2127970

آپ کہانی، مضمون لکھ سکتے ہیں۔ مستقل سلسلے جیسے حمد و نعت، اقوال زریں، معلومات عامہ، نظم، صحت، بیوٹی ٹپس، ٹیکنالوجی اور اپنی رائے کے لیے بھی تحریریں ارسال کر سکتے ہیں۔

اپنا اور شہر کا نام ضرور واضح کریں۔

القرآن

”اے لوگو! اپنے اس پروردگار کی عبادت (پرستش) کرو جس نے تمہیں بھی پیدا کیا اور انہیں بھی جو تم سے پہلے ہو گزرے تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ۔“

(بقرہ، آیت ۲۱)

الحدیث

حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

”آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزے نہیں رکھتے تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم (تقریباً) پورے شعبان کے روزے رکھتے تھے اور فرماتے: نیک عمل اتنا ہی کیا کرو، جتنی تمہاری طاقت ہے، کیونکہ اللہ ثواب دینے سے تھکے گا نہیں، تم ہی تھک جاؤ گے۔“

(بخاری، ج:۲)

نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دلوں کے پر پھڑ پھڑا رہے ہیں حضور ہم کو بلا رہے ہیں
یہ دیکھو دن پھر سے آ رہے ہیں حضور ہم کو بلا رہے ہیں

بہت سے ہم نے ہیں درد جھیلے بہت غموں سے ہے کی لڑائی
تو غم کو ہم سے چھڑا رہے ہیں حضور ہم کو بلا رہے ہیں

جو ان سے دوری کے دکھ پہ ہم نے بتول بس صبر کر لیا تھا
وہ سارے دکھ اب ستا رہے ہیں حضور ہم کو بلا رہے ہیں

ہزار آنسو مچل رہے تھے تو لاکھ آہیں بھی پل رہی تھیں
وہ اشک مجھ کو ہلا رہے ہیں حضور ہم کو بلا رہے ہیں

مری خطاؤں کی تھی نحوست کہ بند در ان کا ہو گیا تھا
معاف کر وہ خطا رہے ہیں حضور ہم کو بلا رہے ہیں

یہ اولیاء کی ہی ہے کرامت کہ در وہ آقا کا کھل گیا ہے
جو روٹھے رب کو منا رہے ہیں حضور ہم کو بلا رہے ہیں

جو اس تمنا کا خون ہائے گلی گلی میں ہی بہہ گیا تھا
اسی میں عاشق نہا رہے ہیں حضور ہم کو بلا رہے ہیں

جدائی میں جو ہے وقت کاٹا وہ ہائے واللہ بہت کڑا تھا
وہ لمحے مجھ کو رلا رہے ہیں حضور ہم کو بلا رہے ہیں

مرے وہ محبوب ، میرے آقا وہ رہبر و دلبر و حسیں تر
بتول پھر یاد آ رہے ہیں حضور ہم کو بلا رہے ہیں

اگرچہ امت نے آہ ان کو بہت ہی رنج و الم دیا ہے
وہ دیکھو پھر بھی نبھا رہے ہیں حضور ہم کو بلا رہے ہیں

ساجرہ بتول

مسجد اقصیٰ اور بیت المقدس ..... تاریخ، فضائل اور اہمیت

مولانا محمد اسماعیل ریحان صاحب

سلسلہ وار

مسجد اقصیٰ کی بناء حضرت آدم کے ہاتھوں ہونے کے دلائل:

اس کی دلیل چند مقدمات ہیں:

(۱) قرآن مجید کی نص کے مطابق زمین پر سب سے پہلی عبادت گاہ کعبہ تھی۔إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِّلْعَالَمِينَ. "بے شک پہلا گھر جسے لوگوں کے لیے(اللہ کی عبادت کی غرض سے) بنایا گیا وہی ہے جو مکہ میں ہے اور بنانے کے وقت سے ہی بابرکت اور دُنیا جہان کے لیے مرکز ہدایت ہے۔"(سورۃ آل عمران، آیت:۹۷)

(۱) کعبہ کی تاسیس کا مقصد اللہ کی عبادت (نماز وحج) کا نظام قائم کرنا تھا۔پس کعبہ کی تاسیس کے ساتھ ہی اس کی سمت نماز پڑھنا، اس کے گرد طواف کرنا اور نماز و طواف کے لیے کعبہ کے گرد کچھ جگہ مخصوص ہونا بھی ضروری تھا۔ یہی جگہ مسجد الحرام تھی اگرچہ ابتداء میں وہاں ارد گرد کوئی مسقف عمارت نہ تھی۔الغرض جب کعبہ بنا تو ساتھ ہی مسجد الحرام کی بنیاد بھی پڑ گئی تھی یعنی جس نے تعمیر کعبہ کی تھی، مسجد الحرام کی بنیاد بھی اسی کی طرف منسوب ہوگی۔

(۲) قرآن مجید نے کعبہ کی تعمیر کا ذکر کرنے اور اسے سب سے پہلی عبادت گاہ قرار دینے کے ساتھ یہ بھی بتادیا کہ اسی میں مقام ابراہیم ہے۔فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَقَامُ إِبْرَاهِيمَ اس میں روشن نشانیاں ہیں،(جن میں سے ایک مقام ابراہیم ہے۔"سورۃ آل عمران، آیت:۹۷

یہاں فیہ "کی ضمیر کا مرجع" اول بیت ہے اور مطلب یہ ہے کہ اُس پہلی عبادت گاہ کی حدود کے اندر مقام ابراہیم بھی ہے۔ ظاہر ہے کہ مقام ابراہیم کعبہ میں بلکہ مسجد الحرام کے اندر ہے۔اس سے پتہ چلتا ہے کہ قرآن مجید کے الفاظ اول بیت سے مراد پہلی عبادت گاہ کعبہ مع مسجد الحرام ہے۔

(۳) کعبہ کے اصل بانی حضرت ابراہیم علیہ السلام نہیں تھے۔ صحیح حدیث کے مطابق جب حضرت یہ اسلام کو کعبہ کی تعمیر کا حکم دیا گیا تھا تو کعبہ کی قدیم عمارت سیلابی ریلوں کے باعث مٹ چکی تھی۔وكان البيت مرتفعا مِنَ الأرضِ كالرابية، تأتيه السيول، فتأخذ عن يمينه وشماله، فكانت كذلك(صحيح البخاري ج 3364

مطلب یہ کہ کعبہ کی ابتدائی تعمیر دور ابراہیمی سے بہت پہلے ہو چکی تھی مگر گردش زمانہ نے عمارت کو مٹاناالا تھا۔ اس سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ کعبہ کی طرح اس کے گرد مسجد کی تاسیس (چاہے بالکل سادہ شکل میں ہو) حضرت ابراہیم علیہ اسلام سے بہت پہلے ہو چکی تھی۔

(۴) قرآن سے ثابت ہو گیا کہ پہلی عبادت گاہ (کعبہ مع مسجد) وہی ہے جو مکہ میں۔

صحیح حدیث اس کی مزید وضاحت کر کے بتاتی ہے کہ دنیا میں قائم ہونے والی سب سے پہلی عبادت گاہ مسجد الحرام ہے اور اس کے چالیس سال بعد دوسری عبادت گاہ مسجد اقصیٰ کی شکل میں وجود میں آئی۔

صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ سب سے پہلی مسجد دنیا میں کونسی قائم کی گئی؟ فرمایا مسجد الحرام۔ پوچھا اس کے بعد؟ فرمایا: مسجد اقصی دریافت کیا: دونوں کے درمیان کتنا عرصہ گزرا؟ فرمایا چالیس سال

(۳) متعدد روایات ثابت کرتی ہیں کہ سب سے پہلے کعبہ کو حضرت آدم علیہ السلام نے تعمیر کیا۔

(الف) عن علی، في قوله إن أول بيت وضع للناس للذي ببكة مبلركا، قَالَ: كانت البُيُوتُ قَبْلَهُ، وَلَكِن كَانَ أَوَّلُ بَيْتِ وضع لعبادة الله۔(تفسیر ابن ابی حاتم3: ص 707

(ب) عن عبد الله بن عمرو ، قَالَ: لما اهبط الله آدم من الجنةِ، قَالَ: إِنِّي مهبط معكَ أَوْ مَنزِل مَعَكَ بَيْتًا يُطَافُ حوله، كَمَا يُطَافُ حَوْلَ عَرْشِي، وَيُصَلَّى عِندَهُ، كَمَا يُصَلَّى عِندَ عَرْشِي (تفسیر الطبری سورۃ البقرۃ آیت 127) اسنادہ صحیح فی عبد اللہ بن عمرو بن العاص

یہ روایات اگرچہ صحیح کے درجے پر نہیں مگر ان کا مجموعہ اتنی قوت ضرور رکھتا ہے کہ انہیں فضائل میں یا تاریخی واقعے کے طور پر بلا تردد قبول کیا جائے۔ نیز بہر صورت ان روایات کی اسنادی حیثیت ان اسرائیلی روایات سے کہیں بہتر ہے جن میں مسجد اقصیٰ کی اولین تعمیر دیگر انبیاء کی طرف منسوب کی گئی ہے۔ جب روایات کے اس مجموعے سے معلوم ہو گیا ہے کہ کعبہ کی بنیاد حضرت آدم علیہ السلام نے رکھی تھی اور ساتھ ہی صحیح حدیث سے ثابت ہو چکا کہ مسجد الحرام اور مسجد اقصی کی تعمیر میں فقط چالیس سال کا فاصلہ تھا تو اب مسجد الاقصی کی تعمیر میں دو احتمال بنتے ہیں۔ ایک یہ کہ تعمیر کعبہ و مسجد الحرام کے بعد اسے بھی حضرت آدم علیہ السلام نے تعمیر کیا ہو۔ دوسرا یہ کہ اُن کی زندگی ہی میں یا ان کی وفات کے بعد ان کی اولاد نے اسے تعمیر کیا ہو۔

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

کعبہ کے اول بانی ابراہیم علیہ السلام نہ تھے، نہ ہی بیت المقدس کو پہلی بار تعمیر کرنے والے سلیمان تھے۔ انبیاء، صالحین اور تعمیرات کرنے والے بکثرت گزرے تھے۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ سب سے پہلے کس نے بنیاد رکھی۔ اور ہم وہ روایت بھی نقل کر چکے ہیں کہ کعبہ کو سب سے پہلے آدم علیہ السلام نے تعمیر کیا۔ پھر ان کی اولاد زمین میں پھیل گئی تو درست ہے کہ ان میں سے کسی نے بیت المقدس کی بناء رکھی ہو۔

شب برأت کی بدعات

فاطمہ سعید الرحمن

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:
"شعبان کے چاند کا شمار رکھو، رمضان کے لیے۔"
(سنن ترمذی)

ان مبارک مہینوں میں جس طرح مختلف اعمال کا اہتمام کیا جاتا ہے ویسے ہیں کچھ امور ایسے ہوتے ہیں جن سے بچنا چاہئے۔ تو بدعات سے محفوظ رہنے کے لیے انکا ذکر کرنا ضروری ہے۔ تا کہ ہم بدعات کے مرتکب نہ بنیں۔

جیسے کہ چراغاں کرنا مسجدوں، بازاروں، گھروں اور خاص مقامات کو سجایا جاتا ہے، قمقمے روشن کیے جاتے ہیں، لائٹ کا اضافہ کیا جاتا ہے، ضرورت سے زائد گھروں سے باہر دروازوں پر کئی کئی چراغ روشن کیے جاتے ہیں۔

ترجمہ: "اور اسراف نہ کرو، بلاشبہ اللہ تعالی اسراف کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔" (الاعراف:۳۱)

نوافل کی جماعت کرنا مبارک راتیں ہوں یا عام دن، عورتوں کا گھروں میں صلوٰۃ التسبیح کی جماعت کرانا اور مردوں کا مسجد میں صلوۃ التسبیح کی جماعت میں شریک ہونا یہ درست نہیں ہے، کیونکہ علماء عورتوں کو جماعت سے نماز پڑھنے کو منع فرماتے ہیں جبکہ عند الاحناف نوافل کی جماعت نہیں۔

قبروں پر پھول ڈالنے کا رواج چل رہا ہے۔ حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلویؒ قبروں پر پھول اور چادریں چڑھانے کو سنت کی ضد قرار دیا ہے۔

بعض لوگ اعتقاد رکھتے ہیں کہ شبِ براءت وغیرہ میں مردوں کی روحیں گھروں میں آتی ہیں اور دیکھتی ہیں کہ کسی نے ہمارے لیے کچھ پکایا ہے کہ نہیں؟ اس کی بھی کوئی اصل نہیں ہے۔

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ جب شبِ براءت سے پہلے کوئی مر جائے تو جب تک اس کے لیے فاتحہ شبِ براءت نہ کیا جائے، وہ مردوں میں شامل نہیں ہوتا، اور صرف اسی پر بس نہیں، بلکہ بعض جگہ پر تو رواج ہے کہ اگر تہوار سے پہلے کوئی مر جائے تو کنبہ بھر میں پہلا تہوار نہیں منایا جاتا ہے، جب کہ حدیث پاک میں مذکور ہے کہ جب مردہ مرتا ہے تو مرتے ہی اپنے جیسے لوگوں میں جا پہنچتا ہے، یہ نہیں کہ شبِ براءت تک اٹکا رہتا ہے۔

اکثر اہل ثروت وبرادری کے لوگ ایک دوسرے کو بطور معاوضہ لیتے اور دیتے ہیں اور نیت اس میں یہی ہوتی ہے کہ

کہ حدیث پاک میں مذکور ہے کہ جب مردہ مرتا ہے تو مرتے ہی اپنے جیسے لوگوں میں جا پہنچتا ہے، یہ نہیں کہ شب براءت تک اٹکا رہتا ہے۔

اکثر اہلِ ثروت و برادری کے لوگ ایک دوسرے کو بطور معاوضہ لیتے اور دیتے ہیں اور نیت اس میں یہی ہوتی ہے کہ فلاں شخص نے ہمارے یہاں بھیجا ہے، اگر ہم نہ بھیجیں گے تو وہ کیا کہے گا، الغرض اس میں بھی ریا اور تفاخر ہو جاتا ہے، کیونکہ نیت میں ہی خرابی ہے۔

بعض لوگ شبِ برأت میں قبرستان جانے کا بڑا اہتمام کرتے ہیں، جماعتیں اور گروہ بنا کر قبرستان جاتے ہیں، اور ساری ساری رات قبرستان کی حاضری میں صرف کر دیتے ہیں، عبادت کا موقع ہی نہیں ملتا۔

بعض لوگ شبِ براءت کو لاؤڈ اسپیکر کھول کر محفلِ نعت خوانی کا اہتمام کرتے ہیں، اور بعض لوگ لاؤڈ اسپیکر پر ساری رات قرآن مجید پڑھ کر قرآن خوانی اور شبینہ کا اہتمام کرتے ہیں، جس سے دوسروں کی عبادات، ذکر واذکار اور آرام میں خلل واقع ہوتا ہے، عبادت کے نام پر دوسروں کو اذیت اور تکلیف دینے کا سبب بنتے ہیں، جو کہ حرام ہے۔

بعض لوگ شبِ براءت کو بعد نمازِ مغرب بڑے اہتمام کے ساتھ چھ رکعتیں پڑھتے ہیں، پہلی دو رکعت درازیِ عمر کی نیت سے، دوسری دو رکعت دفعِ بلا کی نیت سے، اخیر کی دو رکعت کسی کا محتاج نہ ہونے کی نیت سے، اور ہر دو رکعت کے بعد سورۂ یاسین بھی پڑھی جاتی ہے، شریعتِ مطہرہ میں اس کا کوئی ثبوت نہیں، البتہ اس رات میں جتنی چاہیں نفل نمازیں پڑھ سکتے ہیں، درازیِ عمر، وسعتِ رزق، اور آفات و بلیات سے حفاظت کی دعا وغیرہ کر سکتے ہیں، جیسا کہ عام دنوں میں کر سکتے ہیں۔ (فتاویٰ رحیمیہ)

پروردگارِ عالم ہم سب کو شعبان کے برکات نصیب فرمائے، اور صحت و عافیت کے ساتھ رمضان المبارک کے روزے رکھنے اور دیگر عبادات کی توفیق عطا فرمائے، آمین یارب العالمین!

تین انمول باتیں

بزرگوں نے تین باتیں کہی ہیں کہ جو انسان لالچ چھوڑ دیتا ہے وہ مخلوق کے نزدیک محبوب ہو جاتا ہے۔ آپ اس دنیا میں دیکھ سکتے ہیں، جو بے غرض بندہ ہو، لالچی نہ ہو، سب محبت کرتے ہیں اس سے۔

جس کا عمل ہو بے غرض اس کی جزا کچھ اور ہے تو تین باتیں:

جو لالچ کو چھوڑ دیتا ہے وہ مخلوق کا محبوب بن جاتا ہے۔

جو گناہ کو چھوڑ دیتا ہے وہ فرشتوں کا محبوب بن جاتا ہے۔

اور جو لذاتِ دنیا اور ہوسِ دنیا کو چھوڑ دیتا ہے، وہ اللہ کا محبوب بن جاتا ہے۔

(خطبات فقیر، جلد:۳۶، صفحہ:۲۶۱)

شعبان المعظم کا تقاضا

ابو محمد

اللہ تعالیٰ نے انسان کی زندگی کو بڑا قیمتی بنایا ہے، اس کو اپنی رحمتِ خاصہ اور برکت تامہ سے نوازنے کیلئے مختلف مواقع عطا فرمائے ہیں۔ سابقہ امتوں میں لوگوں کی عمریں لمبی اور جسمانی قوتیں مضبوط ہوتی تھیں، اس کے مقابلے میں امت محمدیہ میں لوگوں کی عمریں بھی کم ہیں اور صحت کے اعتبار سے بھی کمزور ہیں، اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوبؐ کے طفیل آپ ﷺ کی امت کو خاص انعامات اور اعزازات سے نوازا ہے کہ محنت تھوڑی اور بدلہ لامحدود، بے انتہا اجر و ثواب کی سعادت اس امت کو حاصل ہے۔ چونکہ شعبان کا مہینہ رمضان کا مقدمہ ہے، جیسا کہ شوال کا مہینہ رمضان کا تتمہ ہے ، اسی وجہ سے اس مہینے کو خاص فضیلت حاصل ہے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ چار راتیں ایسی ہیں کہ ان چار راتوں میں اللہ تعالیٰ سب لوگوں پر نیکیوں کے دروازے کھول دیتا ہے۔ وہ چار راتیں ہیں: (۱) عید الفطر کی رات (۲) عید الاضحی کی رات (۳) عرفہ کی رات اور (۴) شبِ برأت۔ ان میں اللہ تعالیٰ لوگوں کی عمریں، ان کا رزق اور ان کے حج کے بارے میں احکام لکھ دیتے ہیں۔ (غنیۃ الطالبین)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ شعبان کے چاند کا شمار رکھو، رمضان کے لئے (یعنی جب ماہ شعبان کی تاریخ صحیح ہو گی تو رمضان میں غلطی نہیں ہو گی)۔

بعض بزرگوں سے منقول خاص اعمال کی حقیقت

اللہ کے بعض نیک بندوں سے چند خاص قسم کے نوافل منقول ہیں۔ یہ ان بزرگانِ دین کی اپنی رائے اور خیالات ہیں، شریعت کا حکم سمجھے بغیر محض بزرگوں کا عمل سمجھ کر کوئی کرے تو کوئی حرج نہیں۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ بعض بزرگوں سے منقول خاص نوافل کے بارے میں فرماتے ہیں، کہ بعض کتابوں میں جو پندرہویں شعبان میں خاص نوافل کی تحریر ہے، یہ کوئی قید نہیں ہے، اور جو چیز شرعاً بے قید ہو، اس کو بے قید ہی رکھو۔ چوں کہ حدیث میں نوافل کی کوئی قید نہیں آئی، بلکہ جو عبادت آسان ہو وہ کر لو، اس میں نوافل بھی آ گئے اور وہ بھی کسی ہیئت کے بغیر۔ (حقیقت عبادت)

شب برأت (نجات کی رات)

شب کے معنی رات کے ہیں، اور برأت کے معنی بری ہونے کے ہیں۔ شعبان کی پندرہویں رات کو شب برأت کہتے ہیں۔ یوں تو اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا ہر دن، ہر ہفتہ، ہر مہینہ اور ہر سال ہی محترم ہے، مگر کچھ دن اور کچھ مہینوں کو اللہ تعالیٰ نے خاص فضیلت عطا فرمائی ہے، جیسے ہفتہ کے سات دنوں میں سے جمعۃ المبارک کے دن کو خاص اہمیت و فضیلت حاصل ہے، خاص کر نماز جمعہ کی بابرکت گھڑیاں اور بعد نماز عصر کے قیمتی لمحات وغیرہ، اسی طرح راتوں میں

سے شب جمعہ، عید الفطر کی رات، شب قدر اور شب برأت۔ اسی طرح مساجد میں سے مسجد نبویؐ، مسجد اقصیٰ اور حرمین شریفین کو خاص اہمیت و فضیلت حاصل ہے، اسی طرح سال کے بارہ مہینوں میں سے شعبان المعظّم کا مہینہ بھی ہے، کیوں کہ اسی مہینے میں بنی آدم کے اعمال بارگاہ الٰہی میں پیش ہوتے ہیں۔

شب برأت اسلام میں ایک مبارک رات ہے، جس کی فضیلت بہت سی احادیث سے ثابت ہے۔ بعض لوگ سرے سے اس رات کی کسی فضیلت کے ہی قائل نہیں، جب کہ بعض لوگ اس کو شب قدر کے ہم پلہ سمجھتے ہیں، یہ دونوں مؤقف درست نہیں۔ بموجب حدیث اس رات میں بے شمار گناہ گاروں کی مغفرت اور مجرموں کی بخشش کی جاتی ہے اور جہنم کے عذاب سے چھٹکارا ملتا ہے، اس لئے عرف میں اس کا نام شب برأت مشہور ہو گیا۔ احادیث میں اس رات کا کوئی مخصوص نام نہیں، بلکہ لیلۃ النصف من شعبان کہہ کر اس کی فضیلت بیان کی گئی ہے، زندگی، موت، رزق (ایک سال) کے فیصلے اسی رات میں ہوتے ہیں۔

شب برأت کے کام

عبادت ودعا کرنا: اکثر علماء، فقہاء اور محدثین کی رائے یہ ہے کہ شعبان کی پندرہویں رات فضیلت والی رات ہے، اس میں تنہا عبادت (نوافل، دعا وغیرہ) باعث خیر وبرکت اور مستحب عمل ہے، اگر اس کو واجب سمجھا جائے، تو یہ بدعت بن جائے گا۔ قبرستان جا کر دعائے مغفرت کرنا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم پندرہ شعبان کی رات کو خلاف معمول زندگی میں صرف ایک بار قبرستان تشریف لے گئے، ہر سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول نہ تھا، علماء نے لکھا ہے کہ صرف مرد حضرات کبھی کبھار جایا کریں۔

پندرہویں شعبان کے روزے کا حکم: حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب شعبان کی پندرہویں رات ہو، تو اس رات کو قیام (عبادت) میں گزارو، اور اس کے دن میں روزہ رکھو، اس لئے کہ اس رات میں اللہ تعالیٰ کی تجلی آفتاب کے غروب ہونے کے وقت سے ہی آسمانِ دنیا پر ظاہر ہوتی ہے، پس رب العالمین فرماتا ہے کہ ہے کوئی بخشش مانگنے والا کہ اس کو بخش دوں؟ کوئی رزق لینے والا ہے کہ اس کو رزق دوں؟ کوئی مصیبت زدہ ہے کہ (وہ عافیت کی دعا مانگے اور میں) اس کو چھڑا دوں؟ کوئی فلاں فلاں حاجت والا ہے؟ طلوع صبح صادق تک اللہ تعالیٰ یہی آواز دیتا رہتا ہے (رات بھر یہی رحمت کا دریا بہتا رہتا ہے)۔

(رواہ ابن ماجہ، وروح المعانی)

شب برأت کی برکات سے محروم افراد

حضرت عبد اللہؓ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شعبان کی پندرہویں رات اللہ عزوجل اپنی مخلوق کی طرف رحمت کی نظر فرماتے ہیں، سوائے دو شخصوں کے باقی سب کی مغفرت فرماتے ہیں، کینہ پرور کسی کو ناحق قتل کرنے والا۔

(مسند احمد بن حنبل)

شعبان المعظم

کی فضیلت اور اہمیت

عزرا خالد (کراچی)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور کتاب ماثبت بالسنۃ میں تحریر فرماتے ہیں کہ اس ماہ کا نام شعبان اس لئے رکھا گیا کہ روزہ دار کی نیکیوں کے ثواب میں درخت کی شاخوں کی طرح اضافہ ہوتا ہے۔

شعبان کا لفظی مطلب بھی شاخ در شاخ ہونے کے ہیں۔ ہمارے نبی ﷺ نے شعبان کے مہینے میں برکت کی دعا مانگی ہے۔

اے اللہ ہمیں رجب اور شعبان کے مہینے میں برکت عطا فرما اور ہمیں رمضان تک پہنچادے۔

ماہ شعبان کی پندرھویں شب کو شب براءت یعنی نجات کی رات کہا جاتا ہے۔ شب براءت بھی در حقیقت رمضان کی تیاری ہے کہ مسلمانوں تیار ہو جاؤ رحمتوں والا۔ برکتوں والا مہینہ انے والا ہے۔ رمضان المبارک میں رب العزت اپنی رحمتوں کے دریا بہادیتے ہیں اس کی مغفرت رمضان المبارک میں بہانہ بہانہ سے ہر مسلمان کو عطا ہوتی رہتی ہے۔

شعبان کی پندرھویں شب رمضان المبارک کی تمہید ہے۔ رمضان المبارک میں رب العزت خاص دربار لگاتے ہیں اس لئے اس خاص دربار میں جانے سے پہلے شعبان المعظم کی پندرھویں شب سے ہی اس مبارک ماہ کی تیاری شروع ہو جاتی ہے۔ کوئی فرد جب کسی کے دربار میں جاتا ہے تو سب سے پہلے نہا دھو کر صاف ستھرا ہوتا ہے۔ رب تعالیٰ کا یہ عظیم الشان دربار ماہ رمضان میں لگنے کے لئے تیار ہوتا ہے۔

شعبان المعظم کا مہینہ ہمیں دربار لگنے سے پہلے مغفرت کا موقع فراہم کرتا ہے۔

ایک روایت ہے کہ شعبان کی پندرھویں شب کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ اتنے لوگوں کی مغفرت فرماتے ہیں جتنے قبیلہ کلب کی بکریوں کے جسم کے بال ہیں۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس رات کی کوئی فضیلت حدیث سے ثابت نہیں ہے۔ اس بارے محترم جناب مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ نے بہت تفصیل سے بیان کیا ہے کہ حقیقت یہ ہے کہ دس صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے احادیث مروی ہیں جن میں نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اس رات کی فضیلت بیان فرمائی، ان میں سے بعض احادیث سند کے اعتبار سے بیشک کچھ کمزور ہیں اور ان احادیث کے کمزور ہونے کی وجہ سے بعض علماء نے یہ کہہ دیا کہ اس رات کی فضیلت بے اصل ہے، لیکن حضرات محدثین اور فقہاء کا یہ فیصلہ ہے کہ اگر ایک روایت سند کے اعتبار سے کمزور ہو لیکن اس کی تایید بہت سی احادیث سے ہو جائے تو اسکی کمزوری دور ہو جاتی ہے، اور جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ دس صحابہ کرام سے اسکی فضیلت میں روایات موجود ہیں لہٰذا جس رات کی فضیلت میں دس صحابہ کرام سے روایات مروی ہوں اس کو بے بنیاد اور بے اصل کہنا بہت غلط ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین

کے دور میں بھی لوگ شعبان کی پندرھویں شب کی فضیلت سے واقف تھے اور اس دور میں عبادات کا اہتمام کیا جاتا تھا اور اس رات کی فضیلت سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی جاتی تھی۔

اس رات کی عبادات کو بدعت کہنا درست نہیں ہے۔ شعبان کی پندرھویں شب میں عبادت کرنا باعث اجر وثواب ہے۔ اج کل لوگوں نے نوافل ادا کرنے کے جو طریقے اختیار کئے ہیں وہ مناسب نہیں ہیں۔ نوافل کو اپنے گھر میں ادا کرنا چاہیئے اور نوافل کو جماعت بنا کر ادا کرنا بدعت ہے اسی طرح یہ کہنا کہ فلاں رکعت میں فلاں سورت اتنی دفعہ پڑھیں اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ پندرھویں شب جس قدر ہوسکے نفلی عبادات کا اہتمام کیا جائے۔ نوافل ادا کئے جائیں، قران کریم کی تلاوت کی جائے، تسبیحات پڑھیں، زکر کریں، رب کریم کے حضور گڑگڑا کر دعائیں کریں گناہوں کی معافی مانگیں یہ ساری عبادات اس رات میں کرنے کا بہت اجر وثواب ہے۔

اس رات میں ایک اور رواج تیزی سے پھیل رہا ہے کہ لوگ شعبان کی پندرھویں شب کو قبرستان جانا عبادت سمجھتے ہیں۔

روایت سے ثابت ہے کہ نبی مکرم ﷺ اس رات ایک دفعہ جنت البقیع تشریف لے گئے تھے۔ لوگوں نے اس بات کا اہتمام کرنا شروع کر دیا ہے کہ ہر سال پندرھویں شب کو قبرستان جانا چاہیے۔

حضرت مفتی محمد شفیع صاحب قدس اللہ سرہ فرماتے تھے کہ جو چیز رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے جس درجہ میں ثابت ہو اسی درجے میں اسے رکھنا چاہئے، اس سے آگے نہیں بڑھنا چاہئے، لہٰذا ساری حیاتِ طیبہ میں رسول کریم ﷺ سے ایک مرتبہ جانا مروی ہے، کہ آپ شبِ برات میں جنت البقیع تشریف لے گئے، چونکہ ایک مرتبہ جانا مروی ہے اس لئے تم بھی اگر زندگی میں ایک مرتبہ چلے جاو تو ٹھیک ہے، لیکن ہر شب برات میں قبرستان جانے کا اہتمام کرنا اس کو اس رات کی عبادت کا اہم رکن سمجھنا دین میں نئی بات شامل کرنے کے برابر ہے۔

شعبان المعظم کا مہینہ بلاشبہ بہت فضیلت والا ہے۔ پورے مہینے میں روزے رکھنے کی بہت فضیلت اور اہمیت ہے۔ ہمارے پیارے نبی مکرم ﷺ نے ۲۸ اور ۲۹ شعبان کے روزے دکھنے سے منع فرمایا ہے:

کہ رمضان سے ایک دو روز پہلے روزہ مت رکھو۔ تاکہ رمضان کے روزوں کے لئے پوری اسانی کے ساتھ تیار رہو۔

روایات سے پتہ چلتا ہے کہ پانچ اشخاص اس رات کی مغفرت اور فضیلت سے محروم رہتے ہیں:

* والدین کا نافرمان * مشرک * دل میں کینہ اور بعض رکھنے والا * شراب کا عادی * ٹخنے کھلے نہ رکھنے والا۔

اللہ سبحانہ وتعالی ان پانچوں اشخاص میں ہمارا شمار نہ کرے۔ ہمارے گناہوں کو معاف فرمائے۔ اللہ تعالی اس رات میں بقدر استطاعت ہم کو عبادت کی توفیق عطا فرمائیں۔

میں فلسطین ہوں

سین انجم

غم کی تجھ سے میں اپنی کہانی کہوں
اپنا دکھ آج اپنی زبانی کہوں
ساری امّت کی یہ بے دھیانی کہوں
مجھ کو تیری ملے نگہبانی کہوں

ہیں جواں میرے لاشے اٹھاتے ہوئے
بھوک سے لوگ ہیں گڑگڑاتے ہوئے
صبر پیتے ہوئے، خوف کھاتے ہوئے
زخم سہتے ہوئے، موت پاتے ہوئے

چالِ خطرہ ہوں مَیں، حالِ سنگین ہوں
خوں میں ڈوبا ہوا میں فلسطین ہوں
مجھ پہ ہر دم ہیں گولے یہ چلتے ہوئے
چھوٹے چھوٹے بھی بچے ہیں جلتے ہوئے
کچھ جھلستے ہوئے، کچھ پگھلتے ہوئے
کچھ تڑپتے ہوئے، کچھ مچلتے ہوئے

میں بھی اسلام ہوں، میں بھی تو دین ہوں
خوں میں ڈوبا ہوا میں فلسطین ہوں

منظرِ موت ہوں، آگ کا سین ہوں
خوں میں ڈوبا ہوا میں فلسطین ہوں

اب تو میں ساری دنیا سے مظلوم ہوں
دکھ کی ہوں داستاں کہ میں محکوم ہوں
صبح کو نیست ہوں، شام معدوم ہوں
ہر مسلمان کو پھر بھی معلوم ہوں

میرے رب تو ہی سن لے مِری التجا
دے مِرا ساتھ تُو، میری نُصرت کو آ
میرے اجڑے ہوئے حال پہ رحم کھا
بھیج ابابیل، مجھ کو تو خود ہی بچا

اجڑا خطہ ہوں میں، ٹوٹا آئین ہوں
خوں میں ڈوبا ہوا میں فلسطین ہوں

میں وہی امّتی، سوزِ یٰسین ہوں
خُوں میں ڈوبا ہوا میں فلسطین ہوں

بیوٹی ٹپس

ام حسن

جلد کی خوبصورتی کے لیے پارلر سے سروس لینا اگرچہ آسان ہے لیکن پارلر جانے کے لیے وقت نکالنا اکثر اوقات بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ ایسے میں جلد کو تر و تازہ اور شاداب رکھنے کے لئے گھریلو نسخوں کا سہارا لیا جا سکتا ہے۔

اگر آپ کے پاس زیادہ فرصت نہیں ہیں تو آپ کم وقت میں جلد کو خوبصورت اور چمکدار بنا سکتے ہیں. ایک بڑے چمچ بیسن میں آدھا چمچ لیموں کا رس اور تھوڑی سی ہلدی مکس کر کے پیسٹ بنالیں. دس سے پندرہ منٹ تک چہرے پر لگا رہنے دیں پھر ٹھنڈے پانی سے دھولیں اس سے جلد تر و تازہ محسوس ہو گی۔

دھوپ میں نکلنے کے باعث جب رنگت سیاہ ہو جائے اور دھبے پڑ جائیں تو انگور توڑ کر چہرے پر ملیں اور تھوڑی دیر بعد خشک ہو جانے پر پانی سے دھولیں۔ اس کے علاوہ ادرک چھیل کر چہرے پر ملنے سے بھی رنگت نکھر جاتی ہے۔ اس کے استعمال سے سیاہ دھبوں اور کیل مہاسوں سے بھی چھٹکارا مل جاتا ہے۔

خشک جلد کے لیے زیتون کا تیل، عرق گلاب اور لیموں کا رس مکس کر کے چہرے پر لگائیں اور ۱۵ سے ۲۰ منٹ بعد چہرہ دھولیں۔ چند بار استعمال کرنے سے جلد کی خشکی مکمل طور پر ختم ہو جائے گی۔

رنگت نکھارنے کے لئے اصل شہد اور بالائی باہم ملا کر چہرے پر لگائیں۔ اس سے نہ صرف چہرے پر سے دانے ختم ہوں گے بلکہ داغ بھی دور ہو جائیں گے۔

چہرے کی طرح بالوں کی حفاظت اور خوبصورتی کے لیے مختلف ماسک استعمال کیے جاتے ہیں۔ یہ ماسک بالوں کی مناسبت سے استعمال کیے جاتے ہیں۔

چکنے بالوں کے لیے بیسن کا ماسک نہایت مفید ہے۔ آدھی پیالی بیسن میں چند قطرے دودھ اور ایک چائے کا چمچ شہد ملا کر پانی کی مدد سے پتلا پیسٹ بنا لیں اور ایک گھنٹے کے لئے بالوں پر لیپ کر لیں۔ پھر سادہ پانی سے سر دھولیں۔ یہ سر کی جلد اور بالوں سے چکنائی دور کرنے کے لیے موثر ہے۔

بالوں کو مضبوط اور صحت مند بنانے کے لیے ملتانی مٹی کا ماسک استعمال کیا جاتا ہے۔ ایک کپ ملتانی مٹی میں پانی ملا کر حسب ضرورت پیسٹ تیار کر لیں اور بالوں میں مہندی کی طرح لگائیں۔ ایک گھنٹے بعد سر دھولیں۔ بال صحت مند اور گھنے ہونے لگیں گے۔

ایک انڈے میں چائے کا چمچ ناریل یا سرسوں کا تیل شامل کر کے خوب پھینٹ لیں اور پھر بالوں میں مساج کریں تین گھنٹے لگا رہنے کے بعد شیمپو کر لیں۔ یہ بالوں سے خشکی کو ختم کرنے اور بالوں کو مضبوط اور صحت مند بنانے میں مدد دے گا۔

صدقہ و خیرات

عظمیٰ ظفر

رمضان کی آمد آمد تھی۔ گلزار بوا کے کاموں کا بوجھ ان کی ناتواں ہڈیوں سے زیادہ تھا مگر وہ اپنی تمام تر ہمتیں سمیٹ کر کمر بستہ تھیں۔ سرمد صاحب کا بنگلہ رنگ و نور سے چمک رہا تھا۔ ام الخبائث کی بو ان کے ڈرائنگ روم میں بسی ہوئی تھی۔ قہقہے پر قہقہے لگ رہے تھے۔

امیروں کی باتیں گلزار بوا کی سمجھ میں کم ہی آتی تھیں۔ سگار کے دھویں اور مرغولے میں ہی اڑ جایا کرتیں۔ ان کی عمر پیسوں کے عوض گروی رکھی گئی تھی۔ انگریز خان ساماں کا طمانچہ مسمانوں کے منہ پر مار گئے تھے لہذا گلزار بوا کے باپ دادا خاں ساماں تھے۔ ان کے انتقال کے بعد شوہر اور شوہر کے بعد گلزار بوا چاکری کا کام سر انجام دے رہی تھیں۔ اپنے مطلب کے لیے ہر شخص مستعد ہو جاتا ہے یوں وہ بھی اپنی بوڑھی ہڈیوں میں نئی روح پھونک کر کام کر رہی تھیں۔ سرمد صاحب نے کہا تھا اس مرتبہ زکوۃ کے پیسے جلد دیں گے۔

اپنے حرام مال کی کمائی کو حلال کیسے کرنا ہے وہ سرمد صاحب بخوبی جانتے تھے۔ اس مرتبہ فارن ٹور میں کمایا گیا دو نمبر پیسہ بینک بیلنس کو بہت بڑھا چکا تھا۔ تجوریوں کے منہ کھلنے کے دن اب آگئے تھے۔

مگر جتنی ہتک کے ساتھ گلزار بوا کو یہ پیسے ملنے تھے وہ اس بے عزتی کو اچھی طرح جانتی تھیں مگر تن کو روح سے جوڑنا بھی ضروری تھا۔

غریب کی بھوک پیاس بھی غریب ہی ہوتی ہے، چند پیسوں سے ہی مٹ جایا کرتی ہے مگر امیر کی بھوک، اشتہا انگیز اور پیاس....پیاس بجھانے کی نہیں پیاس تو بھڑکانے کی ہوتی ہے۔ آج یہاں بلاوجہ کی رونق تھی۔ مہمانوں کو جمع کر کے بس وہ فانوس دکھانا تھا جو بیگم سرمد حال ہی میں فرانس سے لے کر آئیں تھیں، جس کی آب و تاب دوسرے فانوسوں کو شرما رہی تھی۔ قیمت لاکھوں میں تھی اور یہ نمود و نمائش کی واہ واہ سمیٹ کر بیگم سرمد کو قیمت وصول کرنی تھی. جس کی وجہ سے گلزار بوا صبح سے کاموں میں لگی ہوئیں تھیں کہ کب مہمان جائیں اور وہ یاد دلا سکیں کہ پیسوں کا وعدہ کیا تھا۔

اِدھر کھانا کُھلا اُدھر سارے نوکر چابک دست ہو گئے۔ کھانے کی میز طرح طرح کے پکوان سے بھر گئی۔ دولت کو گن گن کر رکھنے والے سرمد صاحب نے پہلے شوگر کی گولی کھائی پھر معمولی سا سادہ کھانا کھایا جبکہ بیگم سرمد کے لیے اُبلی ہوئی سبزیوں کا سوپ تیار کیا تھا گلزار بوا نے۔ جسے انہوں نے اپنے دوستوں کے سامنے ڈائٹنگ کے لئے فل آف نیوٹریشنس سوپ کا نام دے کر سب کے سامنے پیا۔

یا اللہ بڑے لوگوں کی بھی کیسی کیسی مجبوریاں ہیں؟ اتنے مزے کے کھانے ہیں مگر وہ کھا نہیں سکتے تھے.

گلزار بوا کو ہمدردی ہوئی۔ مہمانوں کے جانے کے بعد بوا نے ہمت جمع کی اور سرمد صاحب کو پیسوں کا یاد دلایا۔

صاحب تنخواہ میں تو ابھی دیر ہے آپ نے زکوٰۃ کا کہا تھا۔ گلزار بوا نے ڈرتے ڈرتے کہا:ہوں...

کہا تو تھا۔ میں ایک دو دن میں دیتا ہوں آپ کو، فی الحال تو ایک کپ قہوہ بنا دیں۔ سرمد صاحب کی جیسے تیزابیت بڑھ گئی یہ بات سن کر۔ جی ابھی بناتی ہوں۔ مرے مرے قدموں سے وہ وہاں سے چلی آئیں۔

آپ تو حد کرتے ہیں، صاف منع کر دیتے سر پہ چڑھا رکھا ہے ان نوکروں کو۔ کیا ضرورت تھی ابھی سے دینے کی۔ ان کے پیٹ کون سے بھرنے ہیں؟ سدا کے منگتے ہیں ہمارے ٹکڑوں پہ پلنے والے بھوکے ننگے۔ بیگم سرمد کی زبان سے زہر اگل رہا تھا، لگ ہی نہیں رہا تھا کہ یہ کچھ دیر قبل والی مہذب شائستہ سی بیگم سرمد ہیں۔

کیا ہو گیا ہے تمہیں؟ ہمیشہ کب دی ہے، اس مرتبہ کچھ سیونگ ہوئی ہے چلو دے دیتا ہوں، ہمارا مال پاک ہو جائے گا صدقہ خیرات دے کر۔ بری نظروں سے تو بچ جائیں گے اور تم یہ کس طرح کی لینگویج استعمال کر رہی ہو ڈیئر؟ وہ سن لیں گیں۔ میں رقم لاتا ہوں۔ سرمد صاحب یہ سوچ کر اٹھے اور پچاس ہزار کی رقم لفافے میں ڈالی، اپنے دو نمبر حرام مال کے لاکھوں ڈالر کی بچت کا بہت معمولی حصہ انھوں یہ سمجھ کر صدقہ اور زکوٰۃ کے طور پر نکالا کہ بس اب ان کا مال پاک ہو گیا ہے۔۔کچھ رقم انکم ٹیکس والے کی جیب میں جانی تھی باقی سب اپنا تھا۔ اپنے تئیں وہ بہت خوش تھے۔ اگرچہ خباثت ان کے چہرے سے عیاں تھی۔

سرمد صاحب کی تھوڑی رقم سے کون سی ان کی غریبی دور ہو جائے گی مگر اس مرتبہ انھیں گھر کا کرایہ تین ماہ کا بقایا لازمی ادا کرنا تھا جسے وہ اپنے مالک مکان کو دینے کا وعدہ کر چکی تھیں۔ بیگم سرمد کی باتیں سن کر بھی وہ قہوہ لئے آ کھڑی ہوئیں۔

یہ لیں بوا اس لیئے دے رہا ہوں کہ دو دن بعد مجھے امریکہ جانا ہے۔ اکڑی ہوئی گردن کے ساتھ لفافہ ان کی طرف بڑھایا۔ بہت شکریہ جی آپ دونوں کا اللہ اور نوازے۔ دو آنسو ذلت اور تشکر کے مل جل کہ آنکھوں سے نکلے وہ جلدی سے وہاں سے باہر نکل آئیں۔

بیچاری غریب۔ افسوس چند پیسوں کے لئے رو پڑیں۔ سرمد صاحب کو ہنسی آ گئی۔ اتنا اچھا ہینڈ بیگ دیکھا تھا میں نے دبئی میں، وہ لے لیتی اتنی بڑی رقم دے دی آپ نے بلاوجہ، بیگم سرمد کو دکھ ہو رہا تھا۔ چلو جانے دے سمجھو تمہارا اور بچوں کا صدقہ گیا۔ تھک گیا ہوں میں اب آرام کروں گا۔ ان کا یوں دکھاوے، ہتک اور تکبر سے دیے جانے والے صدقے سے بلائیں اتر جانے کا اطمینان بودا اور کمزور ثابت ہو گیا اور رات بے چینی اور سینے کی گھٹن نے ان کی جان لے لی وہ بھول گئے تھے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:"جس نے حرام کا مال جمع کیا (کمایا) پھر اس سے صدقہ کر دیا تو اُس کو صدقہ کا کوئی اجر نہیں ملے گا بلکہ اُس پر اس (حرام مال کمانے) کا وبال ہو گا" (صحیح ابن حبان)

میری ذات ذرہ بے نشاں

قسط 3

ساجدہ بتول

وہ تین بار ناکام ہو چکا تھا۔ اور انعام کا لالچ اسے نچلا بیٹھنے نہیں دے رہا تھا۔ مگر اسے اس بات پہ بھی دکھ ہو رہا تھا کہ بار بار اس کی کوشش ضایع ہو رہی تھی۔ وہ سوچنے لگا کہ اب کس طرح اگلا قدم اٹھایا جا ے؟ کہ اسے زیادہ محنت بھی نہ کرنی پڑے اور سامنے والا اس کی بات بھی مان لے۔ وہ بالکل نہیں جانتا تھا کہ آنے والے وقت میں اس کی وجہ سے پورے ملک میں کیسا ہنگامہ کھڑا ہونے والا ہے؟

آخر وہ ہمت کر کے ایک بار پھر اڑنے لگا۔ کچھ دیر بعد وہ ایک گھر کی منڈیر پہ بیٹھا تھا۔ سامنے ایک لڑکی کرسی پہ بیٹھی تھی۔ اس کے سامنے چٹائی بچھی تھی جس پہ بہت سے بچے کتابیں اور کاپیاں کھولے بیٹھے تھی۔

وہ فوراً اسی لڑکی کے پاس گیا۔ "کیوں اپنی قیمتی عمر برباد کر رہی ہو؟ ان بچوں کو ٹیوشن پڑھا کے بھلا کتنے پیسے مل جائیں گے!! تم ماڈلنگ شروع کر دو۔ لاکھوں آئیں گے۔"

"توبہ توبہ" وہ فوراً بولی۔ "میرا رشتہ ختم کروانا ہے کیا؟ میرے سسرال والوں کو یہ خرافات بالکل پسند نہیں۔"

مردود بے بس ہو کر پیچھے ہٹ گیا۔ اب وہ ہاتھ مل رہا تھا۔ مسئلہ تو یہ تھا کہ جب تک سامنے والے کا ذہن اس کے مطابق نہ ہو تا وہ اس پہ حاوی نہیں ہو سکتا تھا۔ وہ سوچنے لگا کہ نجانے وہ کامیاب ہو بھی سکے گا یا نہیں!

آخر اس کے ذہن میں ایک ترکیب آئی۔ اس نے سوچا کہ اب وہ کسی ایسی عورت کو گمراہ کرے گا جس کو مسائل نے ادھ موا کر رکھا ہو۔ وہ ہیجانی ہو کر فوراً اس کی بات مان لے گی۔ یعنی باغی ہو جائے گی۔ دوسری طرف تقدیر مردود پہ طنزیہ ہنس رہی تھی کیونکہ اگلا تجربہ پہلے سے بھی زیادہ پریشان کن تھا۔

مردود نے ہمّت باندھی اور اڑنے لگا۔ اب اسے بھوک بھی لگ رہی۔ "کاش اب جہاں جاوں، وہاں کوئی بھی تسمیہ نہ پڑھتا ہو۔" اس نے سوچا۔ کچھ دیر بعد وہ ایک اور گھر میں تھا۔ اس گھر میں کافی رونق محسوس ہو رہی تھی۔ صحن میں ایک ادھیڑ عمر عورت کرسی پہ بیٹھی تھی اور سامنے چارپائی پہ ایک چوبیس سالہ نوجوان بیٹھا تھا۔ دونوں خوش گپیوں میں مصروف تھے۔ کچن سے پریشر ککر کی آواز آ رہی تھی۔ ایک طرف ایک چھوٹا بچہ واکر چلا رہا تھا۔ چٹائی پہ دو پانچ اور سات سال کی عمر کی بچیاں گڑیا کا گھر بنا رہی تھیں اور ان کے کھلونے بکھرے ہوے تھے۔ ان کے قریب ہی ایک آٹھ دس سالہ بچہ ہوم ورک کر رہا تھا۔

"اباجی کہاں ہیں؟" نوجوان نے پوچھا۔ "مسجد گئے ہیں۔ خیر سے چھ ماہ بعد آئے ہو تو بھول ہی چکے ہو، وہ اس وقت مسجد میں ہوتے ہیں۔"

عورت نے جواب دیا تو لڑکا جھینپ گیا جبکہ مردود مسجد کا نام سن کے پریشان ہو گیا تھا۔ وہ تو پریشر ککر کی سیٹی سن کے خوش ہو گیا تھا کہ یہاں کچھ کھانے کو ملے گا۔ مگر اب اسے لگ رہا تھا کہ وہ یہاں سے کچھ بھی کھا نہیں سکے گا۔

(جاری ہے)

خواتین کے مسائل

مفتی محمد عقیل منیر دارالافتاء الاخلاص

شعبان کے آخری پندرہ دنوں میں روزے رکھنے کا حکم (No(-4005

سوال: السلام علیکم، مفتی صاحب! کیا پندرہ شعبان کے بعد نفل روزہ رکھ سکتے ہیں؟

جواب: واضح رہے کہ شعبان کے آخری پندرہ دنوں میں نفلی روزے رکھنا اس شخص کے لیے مکروہ ہے، جو صرف شعبان کے آخری پندرہ دنوں میں روزہ رکھے، اور اس کی عام عادت ہر ماہ کے درمیان و اخیر میں روزہ رکھنے کی نہ ہو، بصورت دیگر کراہت نہ ہو گی۔

یہ کراہت بھی غالباً بندوں پر شفقت کے لیے ہے، تاکہ شعبان کے آخری روزوں کی وجہ سے رمضان کے روزوں میں کسی قسم کے ضعف و کمزوری کا خطرہ باقی نہ رہے۔ (فیض الباري علی صحیح البخاري: باب لایتقدم من رمضان بصوم یوم ولایومین، ۳/ ۳۳۳، ط: دار الکتب العلمیة)

27 رجب اور ۱۵ شعبان کا روزہ (No(-1177

سوال: مفتی صاحب! رجب اور شعبان میں کونسی تاریخ میں روزہ رکھنا مسنون ہے؟

جواب: (۱) رجب کی کسی خاص تاریخ میں روزہ رکھنا فرض، واجب یا سنت نہیں ہے، بلکہ سنت سمجھ کر روزہ رکھنا بدعت ہے، اس لیے کہ ستائیس رجب کے بارے میں جو روایات آئی ہیں، وہ موضوع (من گھڑت) اور ضعیف ہیں، صحیح اور قابل اعتماد نہیں، لہذا ستائیسویں رجب کا روزہ عاشوراء کی طرح مسنون سمجھ کر رکھنا ممنوع ہے، حضرت عمر فاروقؓ ستائیسویں رجب کا روزہ رکھنے سے منع فرماتے تھے، البتہ اگر کوئی نفل کی نیت سے روزہ رکھے تو منع نہیں ہے۔

(۲) شعبان میں پندرہویں تاریخ کا روزہ مستحب ہے، ابن ماجہ کی روایت میں اس کا تذکرہ ہے اور یہ روایت ایک راوی کے حافظہ کی کمزوری کی وجہ سے صرف ضعیف ہے، موضوع (من گھڑت) یا شدید الضعف نہیں ہے، حدیث شریف میں وارد ہے کہ "شعبان کی پندرہویں شب کو بیدار رہ کر عبادت میں مشغول رہو اور پندرہویں تاریخ کا روزہ رکھو" پس پندرہویں تاریخ کا روزہ مستحب ہے، اگر کوئی رکھے تو ثواب ہے اور نہ رکھے تو کچھ حرج نہیں"۔

(سنن الترمذی: رقم الحدیث: ۷۳۹، ط: شرکۃ مطبعة)

ماسک کو نقاب کے طور پر استعمال کرنے کا حکم

(No(-11071

سوال: کیا عورتیں ماسک نقاب کے لیے استعمال کر سکتی ہیں؟ جواب: اگر ماسک کی بناوٹ ایسی ہو کہ جس سے چہرہ مکمل طور پر چھپ جائے، اور سر کے بالوں اور پیشانی کو بھی دوپٹے وغیرہ کے ذریعے ڈھانپ لیا جائے تو عورت کا ایسے ماسک کو نقاب کے طور پر استعمال کرنا شرعاً درست ہے، تاہم ایسے ڈیزائن والے ماسک جو زینت کے لیے استعمال ہوتے ہوں اور مردوں کے لیے باعث کشش ہوں، ان کے استعمال سے اجتناب کرنا چاہیے۔ (روح المعانی: ۱۱/ ۲۶۴، ط: دار الکتب العلمیة، بیروت)

تبصرہ

پیام حیاء میگزین ایک انسانی زندگی کے لیے ایسے ہی ضروری ہے جیسے مچھلی کے زندہ رہنے کے لیے پانی۔ یہ بہترین میگزین ہوتا ہے ہر لحاظ سے اسے مزید بہتر کرنے کے لئے تازہ ترین خبریں، فنون، سائنس، اور معاشرتی موضوعات پر مضامین بھی مختصر شامل کیے جاسکتے۔ ہمیشہ کی طرح خوبصورت ٹائٹل ڈیزائن، عمدہ عنوانات کا چناؤ اور خوبصورت اندرونی ڈیزائننگ اس شمارے کو چار چاند لگا دیتے ہیں۔ میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ادارے اور اس کے جملہ و متعلقین کو مزید ہمت عطا فرمائے۔ اور ان کی یہ محنت اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

ابو ابراہیم

مقربین

میمونہ عظیم۔ گھوٹکی

تلاوت قرآن اسکا روزانہ کا معمول تھا وہ بعدِ فجر کلامِ پاک کھولے کافی دیر تک پڑھتی رہتی کبھی سیل اشک رواں ہوتا تو کبھی تبسم و سرور کی ایسی کیفیت کہ گویا وہ اہل جنت میں سے ہے اور کل بشارتیں اسی کیلئے ہیں۔ وہ خوف و رجاء کے مابین زندگی گزارنے کی عادی تھی بیشک اسلام بھی یہی تعلیم دیتا ہے۔

آج تلاوت کی انتہا سورہ واقعہ کی آیت "والسّٰبقون السابقون اُولٰئک المقربون" (واقعہ) پر ہوئی مکمل سورت پڑھنے کا ارادہ تھا مگر اس آیت پر نظریں ٹکائے وہ کافی دیر تک عالمِ تفکر میں کھوئی رہی ساتھ یہی آیت بھی وقفے وقفے سے زیرِ لب دہراتی۔ سابقین ہی اللہ کے مقرب ہونگے جنکی اخروی دائمی زندگی نعمت و آرائش میں گزرے گی۔ اس نے اللہ کا مقرب بننے کا سفر شروع کرنا تھا۔ کیا میں اللہ کی مقربہ بن سکتی ہوں؟ لیکن دنیا کی مصیبتیں بطور آزمائش ایسے برگزیدہ بندوں کے حصوں میں آتی ہیں تو دنیا کے دکھ و پریشانی وہ برداشت کرتے ہونگے؟ کیا میں بھی کر پاؤں گی اور اللہ کی رضا میں راضی رہ سکوں گی؟

سوال ابھی کامل ہوا ہی تھا کہ یکایک اسکے ذہن میں آیت " ألا إن أولياء الله لا خوف عليهم ولا هم يحزنون " گردش کرنے لگی۔ (بیشک اللہ کے دوست نہ ان پر خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے)۔ اللہ کے دوست۔ اللہ کے مقرب۔ اللہ کے منتخب بندے۔ ہاں یہی تو وہ مقرب ہوتے ہیں نا جو آخرت کے ساتھ دنیا میں بھی خوف و حزن کا شکار نہیں ہوتے انکو طمانیت کا اعلیٰ درجہ حاصل ہوتا ہے پھر وہ رفتہ رفتہ دنیوی تکالیف کے برداشت کا فن سیکھ لیتے ہیں رحمتِ رحمٰن کی رداء انکا احاطہ کر لیتی ہے پھر وہ سعادت و نورانیت بھری زندگی گذارتے ہیں۔

فاطمہ کا چہرہ آثارِ خوشی سے چمک اٹھا گویا کہ سورہ یونس کی یہ آیت اسکو تسلی دینے اسی کے سوال کے جواب میں نازل ہوئی ہو۔

شادی کی سالگرہ کے موقع پر بیگم کی خدمت میں

سعادتوں کے نگر میں جانم ستارہ بن کر چمکتی رہنا
بہار تم سے گلاب مانگے، صبا کی مانند بکھرتی رہنا

چمن کے تیور بھلا کے تم نے، مرے شبستاں پہ جان واری!
اندھیری شب میں اے جان میری، دیے کی صورت دمکتی رہنا

مرا مقدر کہ تیرے دل میں مری ہی صورت کی دلبری ہے
مرے بھی قلب و نظر کی مالک حسیں کلی ہو، چٹکتی رہنا

شباب تم نے مرے گلستاں کی آب یاری میں پھونک ڈال
مرے تخیل کی شاہ زادی! لطیف دل میں دھڑکتی رہنا

ہماری نسلوں کو دین حق کی ہر ایک رہ سے جِلا ملے گی
خدا کی نعمت کو خرچ کرنے میں جان اپنی چھڑکتی رہنا

خدا سے خائف، حسین سیرت، حفاظتِ قلب و شامیانہ
انھی خصائل سے راضی رب ہے،اُسی کی مرضی پہ چلتی رہنا

تری شبیہ سے مجھے سکوں ہے، ترے تکلم سے دل لگی ہے
تبھی تو شاکر کو خلد میں بھی تجھی سے ملنا ہے، ملتی رہنا

شاکر فاروقی

دمِ غافل!

مہوش کرن

با ادب با ملاحظہ ہوشیار، باب ریان میں داخلے کا موقع ملنے والا ہے۔۔۔

الحمدللہ ایک بار پھر ہم رمضان کے مہینے میں داخل ہونے جا رہے ہیں۔

اس لیے اب یہ رونا بند کر دیں کہ کام بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ اتنے سالوں میں بھی آپ سب کو عادت نہیں ہوئی، اگر نہیں ہوئی تو ذرا سوچیں اپنے اردگرد اُن عورتوں کے بارے میں جو ہمیشہ سے بغیر کسی مدد کے گھر کے سارے کام کرتی آ رہی ہیں۔ اگر تو وہ بھی ایسے ہی شور مچاتی تھیں تو ان کی غلطی ہے لیکن اگر وہ صبر سے رہتی تھیں تو جناب آپ نے ان سے کیا سیکھا؟

کوئی بات نہیں اب سیکھ لیجیے، نیک کام میں دیر کیسی۔ ساتھ ہی انہیں فون کر کے سراہیں اور اگر ان کے مرد آپ کے کسی طرح رشتہ دار ہیں تو انہیں بھی احساس دلائیے کہ ان کے گھر کی عورتیں واقعی روزانہ کی بنیاد پر بڑا کام کرتی ہیں۔

پتا ہے کسی بھی بیوی یا ماں کو گھر کے کام برے نہیں لگتے بس اگر اسے گھر کی ملکہ سے ہٹا کر نوکرانی کا درجہ دے دیا جائے تو اسے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ تو آئیے اسے اس تکلیف سے بچائیں۔ تو کیا ہوا اگر ہم خود بھی عورت ہیں، مرہم تو کوئی بھی رکھ سکتا ہے نا تو آئیں مرہم رکھنے میں پہل کریں۔ کیونکہ یہ مہینہ ہے صلح رحمی اور باہمی ہمدردی کا۔

رمضان کی تیاریوں کے سلسلے میں بہت عجیب میسجز نظر سے گزرے کہ رمضان کے کام پہلے سے کر کے رکھنے میں اگر چٹنیاں بنانا یا دال پیسنا مناسب لگتا ہے تو چاول تک بھگو کر، پانی چھان کر پلاسٹک میں رکھ دیں۔ یعنی کہ اتنا سا بھی کام عورت کے لیے روزے میں کرنا مشکل ہو گیا ہے؟ جبکہ ہماری ماؤں نے تو کتنا کتنا کام کیا ہے اور ماتھے پر ایک بل نہیں دکھا۔ شاید آج کی عورت یہ بھول گئی ہے کہ روزے میں گھر والوں کی خدمت کرنا کس قدر باعثِ سعادت ہے اور پھر تھک کر اپنی نیندیں قربان کر کے اللہ کی عبادت کرنا بھی کم باعثِ اجر نہیں ہو گا، ان شاءاللہ۔ تو آئیں روزانہ اپنا تزکیہ کریں، اللہ سے تجدیدِ وفا کریں کیونکہ یہ مہینہ ہے تقویٰ حاصل کرنے کا، اپنے دل میں تقویٰ کا بیج بونے کا، متقی بننے کا۔

یہی کام ہمارے لیے صدقہ بن سکتے ہیں اور بچوں کو بھی صدقہ و خیرات سکھائیں تا کہ ان کا کیا ہوا صدقہ آپ کے لیے صدقۂ جاریہ بن جائے اور اس طرح اس بابرکت مہینے میں ان گنت صدقہ ہو جائے گا۔

اگر کام پہلے سے کر بھی لیے تو اس کا یہ مطلب

ہرگز نہیں کہ عبادت کرنے کے لیے یہ کام پہلے سے کر کے رکھے اور پھر فرصت میں پورا مہینہ سو سو کر گزار دیا۔ عبادات میں تو مشغول رہنا ہی ہے۔ فجر سے اشراق، قرآن کے مطالب کا ترجمہ و تفسیر، عشاء سے تہجد، سحر میں استغفار، افطار میں دعائیں، ہر لمحہ ذکر ہی ذکر کیونکہ یہ تو ہے ہی ذکر کا مہینہ کہ ذکر کا مطلب ہے بھولی ہوئی بات کو دہراتے جانا۔ گناہوں پر شرمسار ہونا، توبہ و معافی مانگتے رہنا۔ خاص کر آخری عشرے کو بہت اہمیت دینا، بے پرواہی میں روزے نہ گزار دینا بلکہ مستقل اللہ کی موجودگی کا احساس ہر ہر عمل کی ادائیگی کے وقت ذہن میں زندہ رکھنا ہے۔

یہ کیا کہ رمضان آئے تو گھر کی صفائی کریں. اگر ہر وقت ضرورت کے مطابق صفائی رکھی جائے تو آخری وقت میں مشکل نہیں ہو گی۔ اسی طرح اگر دل و دماغ بھی ہر وقت صاف ستھرا رکھا جائے تو بھلا روزوں میں اضافی کام کیوں ہو؟ کیا ہم بھول جاتے ہیں کہ روزے کی حالت میں تو صرف حلال کاموں سے اجتناب کرنا ہوتا ہے کیونکہ حرام کاموں سے تو روزے کے علاوہ بھی ہر وقت بچنے کا حکم ہے۔ کیا عام دنوں میں لغو باتیں، بے حیائی، لڑائی جھگڑے جائز ہو جاتے ہیں؟ نہیں نا۔ رمضان صبر کا مہینہ ہے، جس میں ٹریننگ حاصل کر کے باقی پورا سال اسی طرح زندگی گزارنا ہے۔ ان گناہوں اور فسق سے اجتناب ختم کرنے کے لیے کوئی حتمی تاریخ نہیں سوائے اس کے کہ بندۂ مومن جنت میں پہنچ جائے اور ہر قید سے آزادی مل جائے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق یہ زندگی مومن کے لیے ہے ہی قید خانہ، پھر بھلا مشقت سے گھبرانا کیسا؟ کیونکہ مومن جتنا زیادہ صبر کرتا ہے اتنا ہی اس کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔ تو پھر یہ گھاٹے کا سودا تو ہرگز نہ ہوا نا؟

تو چلیں کمر کس لیں کیونکہ انسان کے ایمان کی خوبصورتی یہ ہے کہ وہ بے کار چیزوں کو چھوڑ دے اور عقل مند وہ ہی ہے جو اپنی موت کی تیاری اپنی زندگی میں کر لے۔ کیونکہ وہ شخص برباد ہو گیا جس کا آج اس کے گزرے ہوئے کل سے بہتر نہ ہو۔ (مفہومِ حدیث صلی اللہ علیہ وسلم)

لہذا اب کی بار ماہِ رمضان میں یہ عہد کر لیں کہ اس مہینے کے بعد بھی شاہراہِ زندگی پر اپنے لمحات کی حفاظت کرتے ہوئے زندگی گزاریں گے کیونکہ وقت بہت کم ہے اور کام بہت پڑا ہے۔

یاد رکھیں۔۔۔جو دم غافل، وہ دم کافر۔

نماز میں خشوع و خضوع کی کوشش کیجیے نماز کے ہر ہر رکن کے حق کو ادا کرنا اور اس کی روح کا خیال رکھ کر ہر ہر رکن کو اہتمام سے ادا کرنا خشوع و خضوع کے حصول کا ذریعہ ہے۔ نماز ام العبادات (سب عبادات میں اہم تر عبادت ہے) تسلی اور اطمینان سے ادائیگی کیجیے۔ جب آپ نماز میں آ گئے تو اب کچھ اور کام نہیں کر سکتے لہذا دیگر کاموں کے خیالات اور سوچیں لانا عبث ہے، پھر عرض ہے اتنی قیمتی عبادت کی رسمی ادائیگی سے حقیقی ادائیگی کی طرف آئیں۔

استقبالِ رمضان

فرزانہ خورشید

اسلامی و ہجری کلینڈر کے اس آٹھویں مہینے ماہ شعبان کی اہمیت اور فرضیت اس لیے بڑھ گئی ہے کہ ہمارے آقا امام الانبیاء سرور کونین حضرت محمد مصطفیؐ نے اسے اپنا مہینہ قرار دیا۔ جو میرے نبی کا مہینہ ہو بھلا وہ کب کسی تعریف کا محتاج رہ سکتا ہے آپؐ نے فرمایا شَعبانُ شَھْری وَ رمَضان شَھرُ اللہ "یعنی شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان اللہ کا مہینہ ہے"۔

رجب و شعبان میں برکت کی دعا

جیسے ہی رجب المرجب کا چاند نظر آتا آپؐ یہ دعا فرمایا کرتے تھے۔ ترجمہ " الہی رجب اور شعبان میں ہمیں برکت دے اور ہم کو خیریت کے ساتھ رمضان تک پہنچا دے"۔(مشکوۃ المصابیح: رقم الحدیث ۱۳۹۶)

اور ساتھ ہمیں تاکید فرمائی کہ خیریت کے ساتھ رمضان کے مہینے تک پہنچنے کی دعا کثرت سے کیا کرو، در حقیقت یہ وہ مہینہ ہے جس میں برکتوں، رحمتوں اور مغفرتوں کی بہتات ہوتی ہے اور جو مسلمان بھی اسے پائے اسے خوب سے خوب تر گزارنے کی ہر ممکن جدوجہد کرے تا کہ خدا تعالی کے ان بے حساب خزانے سے محروم نہ رہ سکے۔

شعبان رمضان کی تیاری کا مہینہ

آپ ﷺ نے ماہِ شعبان میں رمضان شریف کی تیاری کی ترغیب دی۔ بلاشبہ رمضان المبارک کی آمد سے قبل یہ مہینہ بڑی عظمت کا حامل ہے جس میں انسان اپنے معاملات، اخلاق اور عبادات کو نکھار سکتا ہے، اور ماہِ رمضان خوب گزارنے کے لیے بہترین لائحہ عمل تدبیر کر سکتا ہے، اور یکسوئی کے ساتھ عبادت کر کے اپنا ربط خدا تعالی سے بڑھا سکتا ہے، ذکر الہی اور نوافل کے اہتمام کے ذریعے اپنے رب کا قُرب پا سکتا ہے۔ آپ ﷺ اس ماہ میں کثرت سے روزہ رکھا کرتے تھے کہ صحابہ کرامؓ کو گمان ہوتا کے آپ کبھی ترک نہیں کریں گے چناچہ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ "میں نے حضور ﷺ کو شعبان اور رمضان کے سوا متواتر دو مہینے روزے رکھتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا" (ترمذی شریف ۱۵۵/۱)

حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ " حضور اکرم ﷺ کو یہ بات پسند تھی کہ شعبان کے روزے رکھتے رکھتے رمضان سے ملا دیں" (کنز العمال رقم الحدیث ۲۶۰۸۶)

ماہ شعبان کی عظمت و فضیلت

بلاشبہ ماہ شعبان برکتوں اور خوب عظمت والا مہینہ

ہے اور تمام مہینوں کے سردار ماہِ رمضان شریف کی تیاری کیلئے بہترین موقع ہے۔اس ماہ کی پندرھویں شب کو بندوں کے اعمال اللہ کی طرف پیش کئے جاتے ہیں اور اس سال مرنے والوں کی فہرست کو ملک الموت کے حوالے کیا جاتا ہے،اس رات اللہ سبحانہ تعالی کثرت سے مغفرت فرماتا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے معلوم کیا کہ تم جانتے ہو کہ شعبان کو شعبان کیوں کہتے ہیں؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں چنانچہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس لئے کہ رمضان کے لئے اس میں خیر کثیر کے بہت سے شعبے نکل پڑتے ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا" تمام مہینوں پر ماہِ رجب کی ایسی فضیلت ہے کہ جیسے قرآن کریم کی تمام کلاموں پر اور باقی مہینوں پر شعبان کی ایسی فضیلت ہے جیسے میری فضیلت تمام انبیاء پر اور رمضان کی فضیلت باقی مہینوں پر ایسی ہے جیسے اللہ کی فضیلت اپنی مخلوق پر" (نزھۃ المجالس:۱/۳۱۰)

ماہ شعبان کی پندرھویں شب (براءت)

حضرت علیؓ بن ابی طالب سے (ایک ضعیف روایات) مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "جب نصف شعبان (پندرھویں شعبان) کی رات آجائے تو تم اس رات میں قیام کرو اور اس کے دن پندرھویں تاریخ کا روزہ رکھا کرو اس لیے کہ اس رات میں اللہ سورج غروب ہونے سے طلوع فجر تک قریب کے آسمان پر نزول فرماتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ کیا ہے کوئی مجھ سے مغفرت طلب کرنے والا جس کی میں مغفرت کروں؟ کیا ہے کوئی مجھ سے رزق کا طالب کہ میں اس کو رزق عطا کروں؟ کیا ہے کوئی کسی مصیبت یا بیماری میں مبتلا کہ میں اس کو عافیت عطا کروں؟ کیا ہے کوئی ایسا؟ کیا ہے کوئی ایسا؟ اللہ برابر یہ آواز دیتے رہتے ہیں یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا ہے"سنن ابن ماجہ

آخری شعبان آپ ﷺ کا خطبہ استقبالِ رمضان

حضرت سلمان الخیر فارسیؓ سے مروی ہے کہ رسول ﷺ اللہ نے ہمیں شعبان کے مہینے کی آخری تاریخ میں تفصیلی خطبہ دیا" اے لوگو تم پر ایک عظمت، وبرکت والا مہینہ سایہ فگن ہونے والا ہے پھر آپؐ نے روزہ، تراویح، شب قدر، مغفرت باری تعالیٰ اور رمضان میں اہتمام سے کیے جانے والے خصوصی اعمالِ خیر کا تذکرہ فرمایا"

لہذا ہر مسلمان کو چاہیۓ کہ اس ماہ شعبان میں رمضان کریم کی خوب تیاری کرے اس کا بھرپور استقبال کرے رمضان کے روزے اور تمام عبادات کی صحیح طریقے سے ادائیگی کے احکام و مسائل کی طرف رجوع کرے

حرفِ آخر

ماہ شعبان وہ مہینہ خاص ہے جس کی صحیح معنوں میں قدر سے ہم غافل ہی ہیں اور اس قیمتی مہینے کو بھی باقی مہینوں کی طرح اپنے دیگر دنیاوی مشاغل میں ہم یوں ہی گزار دیتے ہیں۔اللہ سبحانہ تعالی اس ماہ شعبان کی خیر وڈھیروں برکتوں سے ہمیں خوب فائدہ اٹھانے والا اور اس کے بعد آنے والے اس ماہِ رمضان المبارک کو ہمارے لئے بخشش کا ذریعہ بنا دے۔آمین

مالٹے کے چھلکوں سے فیس واش بنانے کا طریقہ

در نجف، گوجرانوالہ

مالٹے کے چھلکوں میں وٹامن سی وافر مقدار میں موجود ہوتا ہے۔ لیکن اکثر لوگ ان چھلکوں کو پھینک دیتے ہیں۔ اگر ان چھلکوں کو بیوٹی پراڈکٹس میں استعمال کیا جائے تو یہ سکن کے لیے بہت فائدہ مند ہے۔ مالٹے کے چھلکوں کا فیس واش نا صرف رنگ گورا کرتا ہے بلکہ چہرے پہ موجود داغ دھبوں کو بھی صاف کرتا ہے اور آنکھوں کے گرد سیاہ حلقوں کو بھی ختم کرتا ہے۔

فیس واش بنانے کے لیے سب سے پہلے ۷ سے ۸ مالٹے لیں اور ان کو اچھی طرح صاف پانی سے دھو لیں۔ اس کے بعد ان کو کاٹ کر چھلکے الگ کر لیں۔ ان چھلکوں کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں کاٹ کر تھوڑا سا پانی ڈال کر بلینڈ کر لیں۔ پھر اس چھلکوں کے پانی کو اچھی طرح چھان کر فرائی پین میں ڈال کر ہلکی آنچ پر گرم کریں تاکہ یہ جلدی خراب نا ہو۔ پھر ٹھنڈا ہونے پہ اس پانی میں تھوڑا سا ناریل کا تیل شامل کریں اور اچھی طرح مکس کریں۔

مکس ہونے پہ اس میں ایک چمچ گلیسرین اور دو وٹامن ای کے کیپسول ڈال کر اچھی طرح مکس کریں۔ پھر اس میں دو چمچ شیمپو بیس کے ڈالیں۔ شیمپو بیس کسی بھی پنسار کے سٹور سے آسانی سے مل جائے گی۔ اس کے بعد اس مکسچر کو اچھی طرح چمچ کی مدد سے مکس کر دیں۔ جب یہ ساری چیزیں مکس ہو جائیں تو اس کو کسی بھی فیس واش یا تیل کی خالی بوتل میں ڈال لیں اور استعمال کریں۔ اس کی دو بوندیں ہی ڈھیر ساری جھاگ بنائے گی۔ یہ فیس واش آپ کی سکن کو پرکشش بنا دے گا۔

"خدا کا خوف کرو! ہر چیز پر کہے جا رہے ہو کہ اِس کا بائیکاٹ، اُس کا بائیکاٹ!

ملک اسلامی ہے تو یہاں میکڈونلڈ ہو یا کوئی اور پراڈیکٹ وہ سب بنا کون رہا ہے؟ یہ تو دیکھو۔ یہاں کے لوگ

بائیکاٹ

عمارہ فہیم

ہی بنا رہے ہیں، اگر اس طرح بائیکاٹ کیا جائے گا تو پہلے بے روزگاری اتنی ہے جو لوگ ان کمپنیوں، ریسٹورنٹ وغیرہ میں جاب کر رہے ہیں ان کا کیا ہوگا وہ تو بے بس ہو جائیں گے ان کے گھروں کا خرچ کون تم لوگ چلاؤ گے۔؟"

رائمہ کا اسٹیٹس دیکھ کر سکینہ شدید غصے میں آ گئی۔

سکینہ اور رائمہ کالج فرینڈز تھیں، اسی لیے رائمہ نے بجائے غصہ ہونے کے اسے کہا کہ۔

"اس پر ان شاء اللہ تفصیل سے بات کرتی ہوں"

اگلے دن رائمہ کے بات کرنے سے پہلے ہی سکینہ پہلے ہی بول پڑی۔ "ہمم! اب جواب دو میرے میسج کا"

اکنامکس کے لیکچر کے بعد انگریزی کا لیکچر تھا لیکن مس نگہت آج کالج نہیں آئی تھیں اس لئے اکثر طالبات نے کینٹین کا رخ کیا ان میں سکینہ اور رائمہ بھی تھیں۔

"پہلے بیٹھ تو جاؤ پھر بات کرتے ہیں۔"

رائمہ سکینہ کی بے چینی اور غصیلے لہجے سے محظوظ بھی ہو رہی تھی اور فکر مند بھی کہ وہ سکینہ کے ذہن کو کلیئر کر سکے۔

"دیکھو سکی! ہم بائیکاٹ کی بات بعد میں کریں گے پہلے ہم فلسطین کے بارے میں بات کریں گے۔"

رائمہ نے بہت محتاط انداز میں بات شروع کی۔

"فلسطین کے بارے میں؟

مطلب!"

"بھئی! بائیکاٹ کا تعلق فلسطین سے ہے تو تو بات کی ابتداء اسی سے کی جائے یہ زیادہ بہتر نہیں؟" "ہمم ٹھیک ہے۔"

سکینہ نے جواب دینے کے ساتھ اثبات میں گردن ہلائی۔ "تم جانتی ہو فلسطین کو ارض مقدس کیوں کہتے ہیں؟"

"کیونکہ وہ انبیاء کی زمین ہے سب انبیاء کرام علیہم السلام فلسطین سے تھے۔"

"ہاں! وہ انبیاء کی سرزمین ہے اس لیے مقدس ہے پھر وہاں ہمارا قبلہ اول ہے اس لیے بھی مقدس ہے۔

لیکن کیا تم جانتی ہو بیت المقدس پر سب سے زیادہ کس کا حق ہے؟"

"ظاہر ہے یہ ہمارا قبلہ اول ہے تو ہمارا حق ہوا۔"

"تماری بات بالکل درست ہے لیکن یہ اگر ہم کسی کو کہیں گے تو آگے سے یہ بات کہی جائے گی کہ ہم سے بھی پہلے تو بنی اسرائیل اس جگہ آباد ہوئے تھے تو اس پر زیادہ حق تو

ان کا ہو۔" رائمہ نے سکینہ کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں بات تو درست ہے لیکن پتا نہیں کیوں دل مان نہیں رہا اس بات کو۔"

سکینہ نے بہت سوچتے ہوئے جواب دیا۔

"دیکھو! اس میں تھوڑی سی تفصیل ہے کہیں تم بور نہ ہو جانا۔"

"کوئی بور نہیں ہوتی، بتاؤ"

"دیکھو! سالوں پہلے لوگ زندگی بسر کرنے اور روزگار کے لیے نقل مکانی کرتے رہتے تھے۔ ابراہیم علیہ السلام ہجرت کر کے دریائے فرات کے کنارے آباد ہوئے اور اسحاق علیہ السلام کو بیت المقدس میں جبکہ اسماعیل علیہ السلام کو مکہ میں آباد کیا، اسحاق علیہ السلام کی نسل سے ہی بہت سے انبیاء تشریف لائے انہی میں یعقوب علیہ السلام بھی تھے ان کا لقب اسرائیل تھا پھر ان کی اولاد بنی اسرائیل کہلائی۔ اللہ نے بنی اسرائیل کو یہاں مقیم بنایا ان برگزیدہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے بعد یہودیوں کی نافرمانی کے سبب اللہ تعالی نے ان پر مختلف فاتحین کو مسلط کیا جنھوں نے ان کو عبرتناک طریقے سے قتل کیا، غلام بنایا اور باقی ماندہ کو یہاں سے جلاوطن کر دیا۔ دنیا میں کہیں انہیں پناہ نہ ملتی تھی۔ خلافت عثمانیہ کے دور میں بھی فلسطین کی زمین مسلمانوں کے لیے وقف تھی اسے بیچنا قانوناً جرم تھا۔

بیت المقدس پر یہ یہود و عیسائی دونوں ہی اپنا حق ثابت کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں اور اس میں کوئی شک بھی نہیں کہ جب تک وہ حق پر تھے وہی اس کے مستحق تھے، لیکن جب انھوں نے اللہ کی نافرمانی کی تو ان سے یہ نعمت چھین لی گئی تھی اب اس کے اصل وارث اور اصل حقدار مسلمان ہیں۔"

رائمہ نے اپنی بات مکمل کی اور پانی پینے لگی۔

"ہم اب سمجھی تبھی فلسطینی مسلمان مسجد اقصی کے اپنا سب کچھ قربان کرنے لیے تیار رہتے ہیں۔"

سکینہ نے سوچتے ہوئے جواب دیا۔

"اب کیا کہتی ہو تم اس بارے میں کہ مسجد اقصی صرف فلسطینی مسلمانوں کی نہیں ہماری بھی ہے۔"

پانی پیتے ہوئے رائمہ نے سکینہ کو دیکھ کر سوال کیا۔

"ہم الحمد للہ مسلمان ہیں اور جس طرح مسجد اقصی فلسطینی مسلمانوں کی ہے اسی طرح ہماری بھی ہے۔"

"تو تمہیں نہیں لگتا کہ ہمیں فلسطین اور مسجد اقصی کے لیے کچھ کرنا چاہیے۔" رائمہ اب آہستہ آہستہ مدعے پر آ رہی تھی۔

(جاری ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔)

رمضان کی تیاری

بنت معراج

دل میں پھر سے خوشیوں کا پیغام آرہا ہے
مبارک ہو مومنو! پھر سے رمضان آرہا ہے

جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں رمضان المبارک اپنی پوری رحمتوں، برکتوں کے ساتھ ہم پر جلوہ افروز ہونے والا ہے۔ اس ماہِ مبارک میں حاصل ہونے والی ساعتیں، رحمت و برکت اور رضائے الہٰی کے حصول کے دروازے کھولتی ہیں۔

اس لیے اس مقدس مہینے کو پانے کے لیے وقت کو فضول کاموں میں گزارنے کے بجائے اخلاص کے ساتھ کثرت سے نیک عمل کریں۔ چھوٹی سی چھوٹی نیکی کرنے کا بھی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیں اور اسے معمولی نہ سمجھیں۔

اس ماہِ مبارک کی عظمت وبزرگی کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اس کا استقبال ایسے طریقے سے کریں جو اس کے شایانِ شان ہو۔

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ہے۔ "رجب فصل بونے کا مہینہ ہے شعبان پانی دینے کا اور رمضان فصل کاٹنے کا مہینہ ہے اور انسان جو عمل کرتا ہے اسی کا بدلہ پاتا ہے، جس نے فصل کو ضائع کیا وہ کٹائی کے دن نادم ہوتا ہے اور اپنے گمان کے خلاف پاتا ہے اور برے انجام کو دیکھتا ہے۔"

سب سے پہلے آپ کو اپنی نیتوں کو خالص کرنا ہے کیونکہ "اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے"۔

یہی حال ہمارے دلوں کا ہے، سال بھر ہم نے اسے غفلتوں، گناہوں اور گمراہیوں میں گزارا ہے اس کو بھی صفائی کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کریں، رو رو کر اپنے گناہوں کی معافی مانگیں تاکہ گناہوں کا بوجھ ہمارے سر پر نہ رہے اور اس کے لیے بہتر یہ ہے کہ رمضان سے پہلے دو رکعت صلوۃ توبہ کی نماز پڑھیں اور سچی توبہ کریں۔ صدقہ خیرات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں، درود شریف کی کثرت کریں، نفل نمازوں کا اہتمام کریں ۔نمازوں کو اول وقت میں پڑھنے کی کوشش کریں اور تہجد کا کثرت کے ساتھ اہتمام کریں تاکہ عادت بنے، جذبہ پیدا ہو۔ قرآن کریم کی تلاوت کو روزانہ کا معمول بنائیں تاکہ ابھی سے قرآن کی تلاوت کا ذوق وشوق حاصل ہو۔ فرائض واجبات میں کوئی کوتاہی، کمزوری یا سستی ہے تو اسے دور کریں۔ اہل وعیال پر خرچ کریں، اپنے اندر سخاوت پیدا کریں ۔غریبوں کا خیال رکھیں۔ دلوں کو صاف کریں دلوں میں وسعتیں پیدا کریں۔ خود کو برے افعال سے بچائیں، گناہوں سے اجتناب کرنا شروع کردیں، سوشل میڈیا کا استعمال ممکنہ حد تک کم کردیں۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم شعبان سے زیادہ اور کسی مہینے میں روزے نہیں رکھتے تھے ایک اور روایت میں ہے :"نبی صلی اللہ علیہ وسلّم اس کے صرف چند دن کو چھوڑ کر

تقریباً پورا مہینہ ہی روزہ رکھتے تھے۔" شعبان کا چاند دیکھتے ہی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے سے زیادہ عبادت میں مشغول ہو جاتے تھے۔

شعبان کے نفلی روزے رکھیں جتنا ممکن ہو، گھر میں سب کو خاص کر بچوں کو روزوں کے بارے میں، اس کے احکامات کے بارے میں بتائیں، انہیں شوق دلائیں اور روزہ رکھنے کی ترغیب دیں۔

گھر کے بیشتر کام جو پہلے ہو سکتے ہیں رمضان المبارک سے پہلے پہلے کر لینے چاہئیں تاکہ ماہ رمضان کا قیمتی وقت مکمل یکسوئی کے ساتھ عبادات میں صرف ہو۔ جیسے عید کی شاپنگ کرنی ہے، کپڑے سینے ہیں یا سلوانے ہیں، درزی کے چکر، بچوں کے کپڑے، مارکیٹ سے خورد و نوش کی اشیاء کی خریداری وغیرہ تاکہ روزوں میں بازار کے چکر نہ لگانے پڑیں۔ کچھ کھانے پکا کر فریز کر لیں، چٹنیاں بنا کر فریج میں رکھ دیں۔ پھر اس کے بعد گھر کی سالانہ صفائی ستھرائی، گھر کا رنگ روغن، میچنگ پردے وغیرہ جیسے کاموں سے بھی فارغ ہو جائیں تاکہ پھر پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سب کو ایمان و سلامتی کے ساتھ عافیت و صحت کے ساتھ اس عظیم اور بابرکت مہینہ تک پہنچائے اور اس کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آنے والے رمضان کو ہماری زندگی کا بہترین رمضان بنا دیں۔ آمین

تبصرہ

عائشہ فیض کراچی

جنوری کا رسالہ اسکرین پر جگمگا رہا ہے بے شک سرورق ہمیشہ کی طرح دیدہ زیب ہے ماشاءاللہ۔ ساجدہ بتول کی خوبصورت سی نعت کے بعد اسماعیل صاحب کی بہترین عمدہ تحریر "مسجد اقصیٰ" جس میں ہر پہلو کو واضح طور پر سمجھایا گیا ہے۔ فاطمہ سعید کی تحریر 'رب کو پکاریں' میں رب سے مانگنے کی اور دعا کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ اس کے بعد ہی اگلے صفحے پر ابو محمد نے "دعا کے فائدے" بتا کر بہترین اضافہ کر دیا ہے۔ عذرا خالد کی تحریر طیبہ کے طبیب میں انہوں نے پیارے نبی اکرم صل اللہ علیہ وسلم کے نسخے بیان کرے ہیں۔

خواتین کے مسائل سے ہمیں بھی دیگر مسائل پڑھنے سمجھنے کو ملے۔ عمارہ فہیم کی تحریر 'بدلتے رنگ بدلتی سوچ' نے زمانے میں ہونے والے ایک نئے فتنے کی طرف نشاندہی کی۔ 'موسم سرما کیلئے بیوٹی ٹپس' کار آمد رہیں۔ ناجیہ شعیب نے ختم نبوت پر قلم اٹھا ہر ڈھیروں ثواب کمایا۔ بنت احمد کے اشعار پڑھ کر دل جھوم اٹھا۔ کشف ریا کی تحریر 'ابھی کچھ آس باقی تھی' بھی اچھی تھی۔ 'شیشے کی دیوار اور باپ' معاشرے کی عکاسی کر رہی تھی۔ 'میری ذات ذرہ بے نشان' کا بے صبری سے انتظار رہتا ہے۔